قرآن وحدیث اور جدید سائنس کی روشنی میں "زلزلہ" کے موضوع پر تحریر کردہ ایک مستند، اور مفید عام رسالہ

زلزلہ

اسباب، حقائق اور حفاظت کے تناظر میں

تالیف

ابو ذکوان محمد عبد القادر جیلانی

تخصص فی الحدیث الشریف: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

تخصص فی الافتاء: جامعہ دارالعلوم عید گاہ کبیر والا (خانیوال)

تمرینِ افتاء: دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی

فہرستِ مضامین

مقدمہ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله النبي الأمين وعلى آله الطيبين الطاهرين واصحابه الغر المحجلين وكل من تبعهم بإحسان الى يوم الدين

۲۶ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو پیر کے روز ظہر کے وقت ۲ بج کر ۱۴ منٹ پر تقریباً پورے پاکستان میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے، بعض علاقوں میں کم اور بعض دیگر میں یہ شدت زیادہ ریکارڈ کی گئی، بہر حال اس عمومی افتاد کے بعد "زلزلہ" کا عنوان تقریباً ہر خاص وعام کا موضوعِ سخن بنا ہوا تھا۔ زیادہ قابل افسوس مقام وہ تھا جب لوگ اپنی گفتگو میں اس کو محض سائنسی حیثیت سے دیکھ رہے تھے جیسا کہ یہ موقع خود احقر کے مشاہدہ میں بھی آیا، چناں چہ اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس اہم موضوع پر قرآن وحدیث اور آثارِ صحابہؓ کی روشنی میں مستند طرز پر کچھ تحریر کیا جائے اور ساتھ ہی یہ ضرورت بھی محسوس ہوئی کہ آجکل کے لوگوں کے ذہن (علم دین اور علماءِ کرام سے دوری کی وجہ سے) مادیت اور سائنسی تحقیقات سے بہت مرعوب ہیں اس لیے تحقیق میں سائنسِ حاضر کی رو سے بھی روشنی ڈالی جائے کہ ہر پہلو سے اس مضمون کے اسباب اور اس کے اصلی حقائق بھی سامنے آسکیں تاکہ ہر ذہن کے لوگ پورے اطمینانِ قلب کے ساتھ اس عنوان سے متعلقہ اسلامی وشرعی تعلیمات سے آگاہ ہو کر اپنی فکری واعتقادی راہ درست رکھ سکیں اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔ نیز یہ کہ علماء کرام اور خطباء حضرات، اپنے بیانات اور مجالسِ وعظ ونصیحت میں انشراحِ صدر کے ساتھ اس موضوع پر لوگوں کی ہر پہلو اور ہر زاویہ کے لحاظ سے مکمل رہنمائی کر سکیں۔ بہر حال اس مختصر تحریر کا مقصد لوگوں کو "زلزلہ" سے متعلق قرآن وحدیث کی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہے۔

نیز اس کتاب کی تیاری میں جس کسی نے میرا تعاون کیا، دعا کی صورت میں تھا خواہ ہمت وحوصلہ افزائی وغیرہ کے ذریعہ، بندہ ان سب کا شکریہ ادا کرنا ضروری گردانتا ہے، بالخصوص احقر سائنسی مواد کی فراہمی کے سلسلہ میں، اپنے دو محترم دوستوں: انجینئر محترم آصف علی صاحب اور محترم حافظ عبدالخالق صاحب (Student of M.Phil Pharmacognosy) کا تہہ دل سے شاکر وممنون ہے جنہوں نے اپنے مشاغل کے باوجود وقت نکال کر اس سلسلہ میں احقر کا تعاون کیا، فجزاهما الله تعالى خير الجزاء في الدنيا والآخرة.

آخر میں گزارش ہے کہ کمال کے لائق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور خطا سے عصمت، خاصۂ نبوت ہے (کما قیل : الكمال لله تعالى والعصمة للأنبياء) اور انسان {خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا} کے تحت مستلزمِ خطا ہے چناں چہ اگر کوئی صاحبِ علم اس کتابچہ میں کسی غلطی پر مطلع ہوں جس کا وقوع اس عبدِ ضعیف سے عین ممکن ہے تو اس نااہل کو بذریعہ ایس ایم ایس (۰۳۰۰-۷۴۸۷۶۲۱) یا بواسطہ ای میل (abuzakwan786@gmail.com) بحوالہ ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ بعد از تحقیق آئندہ طِباعت میں اسے درست کیا جاسکے کیونکہ حق بات سامنے آجانے کے بعد اس سے صرفِ نظر کرنا علامتِ کبر ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اور سب مسلمانوں کی اس سے حفاظت فرمائے۔ اس سلسلہ میں احقر آپ کا ممنون وشاکر ہوگا۔

کتبہ

العبد الضعیف محمد عبد القادر جیلانی عفی عنہ

۵ صفر المظفر ۱٤۳۷ھ /۱۸ نومبر ۲۰۱۵م

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين وعلي آله الطيبين الطاهرين وأصحابه الغر المحجلين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

باب اول

اللہ تعالیٰ مصائب اور آزمائشیں کیوں بھیجتا ہے؟

آیات مبارکہ

١- {وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ}[1]

ترجمہ: اور اس بڑے عذاب سے پہلے بھی ہم انہیں کم درجے کے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھائیں گے، شاید یہ باز آجائیں۔

فائدہ: یعنی آخرت کے بڑے عذاب سے پہلے اسی دنیا میں انسان کو چھوٹی چھوٹی مصیبتیں اس لیے پیش آتی ہیں کہ وہ اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرکے اپنے گناہوں سے باز آجائے۔ سبق یہ دیا گیا ہے کہ دنیا میں پیش آنے والی مصیبتوں کے وقت اللہ تعالیٰ سے رجوع کرکے اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کرنی چاہیے۔[2]

---

١ - [السجدة: ٢١]

٢ - آسان ترجمہ قرآن ،ص: ٨٧٨ ،وفی [شعب الإيمان ١٢/ ٢٥٨]: عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ , {وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ} [السجدة: ٢١] قَالَ: " الْمَصَائِبِ فِي الدُّنْيَا ". {لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ} [السجدة: ٢١] : " لَعَلَّهُمْ يَتُوبُونَ "

و فی[تفسير الجلالين ص: ٥٤٧]: {وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ الْعَذَاب الْأَدْنَى} عَذَاب الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَالْأَسْر وَالْجَدْب سِنِينَ وَالْأَمْرَاض {دُون} قَبْل {الْعَذَاب الْأَكْبَر} عَذَاب الْآخِرَة {لَعَلَّهُمْ} أَيْ مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ {يَرْجِعُونَ} إلَى الْإِيمَان

٢- {فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ}[1]

ترجمہ: ہم نے ان سب کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ میں لیا، چناں چہ ان میں سے کچھ وہ تھے جن پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی، اور کچھ وہ تھے جن کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا ، اور کچھ وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا، اور کچھ وہ جنہیں ہم نے پانی میں غرق کر دیا ۔ اور اللہ ایسا نہیں تھا کہ ان پر ظلم کرتا، لیکن یہ لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی ایسا نہیں ہے کہ ان لوگوں کو بے قصور وبلا گناہ ہی عذاب دیتا، بلکہ ان لوگوں نے گناہوں کا ارتکاب کر کے خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور عذاب الہی کے مستحق ہوئے تھے۔[2]

٣- {أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ}[3]

ترجمہ: کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ وہ ہر سال ایک دو مرتبہ کسی آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں، پھر بھی وہ نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ کوئی سبق حاصل کرتے ہیں؟

٤- {ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ}[4]

---

١ - [العنكبوت: ٤٠]

٢- فی [تفسير الجلالين ص: ٥٢٦]: {وما كان الله ليظلمهم} فيعذبهم بغير ذنب {ولكن كانوا أنفسهم يظلمون} بارتكاب الذنب

٣ - [التوبة: ١٢٦]

٤ - [الروم: ٤١]

ترجمہ: لوگوں نے اپنے ہاتھوں جو کمائی کی اس کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد پھیلا، تاکہ انہوں نے جو کام کیے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ کا مزہ انہیں چکھائے، شاید وہ باز آجائیں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو عام مصیبتیں لوگوں پر آئیں، مثلاً قحط، وبائیں، زلزلے، ظالموں کا تسلط، ان سب کا اصل سبب یہ تھا کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی، اور اس طرح یہ مصیبتیں اپنے ہاتھوں مول لیں، اور ان کا ایک مقصد یہ تھا کہ ان مصائب سے دوچار ہوکر لوگوں کے دل کچھ نرم پڑیں اور وہ اپنے برے اعمال سے باز آجائیں۔[1]

---

۱ - آسان ترجمہ قرآن ،ص: ۸٦١

احادیثِ مبارکہ

عن أبي موسى، أن رسول الله ﷺ قال: لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ، وَمَا يَعْفُو اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ» ، وَقَرَأَ {وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ}[1]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بندے کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے چاہے وہ مصیبت چھوٹی ہو یا بڑی تو وہ اس کے گناہ کی وجہ سے ہی پہنچتی ہے۔ اور بندے کی اکثر خطائیں تو اللہ تعالیٰ معاف ہی فرمادیتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: {وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ} **یعنی تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی ہی کمائی ہوتی ہے اور بہت ساری (خطائیں) تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے۔**

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَاصِي فِي أُمَّتِي، عَمَّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ ". فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَمَا فِيهِمْ يَوْمَئِذٍ أُنَاسٌ صَالِحُونَ؟ قَالَ: " بَلَى ". قَالَتْ: فَكَيْفَ يَصْنَعُ أُولَئِكَ؟ قَالَ: " يُصِيبُهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ، ثُمَّ يَصِيرُونَ إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ" ٢

نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب میری امت میں گناہوں کی کثرت ہو جائے گی تو اللہ تعالی

---

١ – [سنن الترمذي ٥/ ٣٧٨]

٢ – [مسند أحمد ٤٤/ ٢١٦]، وقال الهيثمي فى [مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ٧/ ٢٦٨]: رواه أحمد بإسنادين رجال أحدهما رجال الصحيح.

ان (کے خواص و عوام) سب پر اپنا عذاب اتارے گا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اس وقت ان لوگوں میں نیک اور صالح لوگ نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: پھر ان لوگوں کیساتھ کیا معاملہ ہو گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مصیبت اور لوگوں پر آئے گی وہ ان پر بھی آئے گی۔ پھر ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ملے گی۔

باب دوم

زلزلے کیوں آتے ہیں؟

فصل اول: احادیثِ مبارکہ کی رو سے اسباب

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اتُّخِذَ الفَيْءُ دُوَلًا، وَالأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنَى صَدِيقَهُ، وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الأَصْوَاتُ فِي المَسَاجِدِ، وَسَادَ القَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ القَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ-[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جب مالِ غنیمت کو دولت قرار دیا جانے لگے، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے، علم کو دین کے علاوہ کسی اور غرض سے سیکھا جانے لگے، مرد بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے، اپنے دوست کو قریب اور باپ کو دور کرنے لگے، مساجد میں شور و غل ہونے لگے، قبیلہ کا فاسق آدمی اُن کا سردار بن جائے، قوم وجماعت کا رذیل وکمینہ آدمی ان کا سربراہ بن جائے، آدمی کی تعظیم اس کے شر اور فتنہ کے ڈر سے کی جانے لگے، گانے والیاں اور ساز وباجے عام ہو جائیں، شرابیں پی جانی لگیں، اور اس امت کے آخر والے لوگ پہلے والے لوگوں کو برا کہنے لگیں تو اس وقت تم ان چیزوں کا انتظار کرو: سرخ (یعنی تند و تیز اور شدید ترین طوفانی) آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنس جانا، صورتوں کا مسخ و تبدیل ہو جانا، اور

١ - [سنن الترمذي ٤/ ٤٩٥]

پتھروں کا برسنا، نیز ان کے علاوہ قیامت کی ان دیگر نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو اس طرح پے در پے ظاہر ہوں گی جیسے (موتیوں کی) لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے دانے مسلسل گرنے لگیں۔

فائدہ: اس حدیث میں کچھ ان برائیوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اگرچہ دنیا میں ہمیشہ موجود رہی ہیں اور کوئی بھی زمانہ ان برائیوں سے خالی نہیں رہا ہے، لیکن جب معاشرہ میں یہ برائیاں کثرت سے پھیل جائیں اور غیر معمولی طور پر ان کا دور دورہ ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ خدا کا سخت ترین عذاب خواہ وہ کسی شکل وصورت میں ہو، اس معاشرہ پر نازل ہونے والا ہے اور دنیا کے خاتمہ کا وقت قریب تر ہو گیا ہے۔[1]

---

(۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَرَجُلٌ مَعَهُ، فَقَالَ لَهَا الرَّجُلُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، حَدِّثِينَا عَنِ الزَّلْزَلَةِ، فَقَالَتْ: " إِذَا اسْتَبَاحُوا الزِّنَا، وَشَرِبُوا الْخَمْرَ، وَضَرَبُوا بِالْمَغَانِي، وَغَارَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سَمَائِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ: تَزَلْزَلِي بِهِمْ. فَإِنْ تَابُوا وَنَزَعُوا، وَإِلَّا هَدَمَهَا عَلَيْهِمْ. قَالَ: قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَعَذَابٌ لَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلْ مَوْعِظَةٌ وَرَحْمَةٌ وَبَرَكَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَنَكَالٌ وَعَذَابٌ وَسَخَطٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ".[2]

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ وہ اور ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھے یہ دونوں حضرات، حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شخص نے عرض کی: اے ام المومنین! ہمیں "زلزلہ" کے بارے میں کچھ بتائیں۔ آپؓ نے فرمایا: جب لوگ زنا کو جائز کام کی طرح کرنے لگتے ہیں، شرابیں پینے لگتے ہیں اور ساز وباجے بجانے لگتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ کو آسمان میں غیرت آتی ہے اور زمین کو حکم فرماتے ہیں: (اے

۱- مظاهر حق (۵/۳۳)

۲- العقوبات لابن أبي الدنيا ص: ۲۹، رقم الحديث : ۱۷

زمین!) ان لوگوں کو ذرا ہلا، پھر اگر انہوں نے توبہ کرلی اور باز آگئے تو خیر ورنہ (اس نافرمانی کا تقاضا یہ ہے کہ) ان پر عمارتیں گرائی جائیں۔

وہ شخص کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! کیا یہ زلزلہ لوگوں کیلیے بطور عذاب کے ہوتا ہے؟ آپؓ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ ایمان والوں کیلیے نصیحت، رحمت اور برکت ہے، اور کافروں کیلیے پکڑ، عذاب اور غضب ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ یہ زلزلہ مسلمانوں کو تنبیہ اور ان کو نصیحت کرنے کا ایک ذریعہ ہے البتہ یہ کافروں کیلیے اللہ کا عذاب بن کر آتا ہے۔ چناں چہ اگر مسلمان اس کے باوجود بھی نصیحت حاصل نہ کریں اور نافرمانی کی زندگی سے توبہ نہ کریں تو پھر انکی ہلاکت میں کیا تردد ہے؟

----

(۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، " أَنَّ الْأَرْضَ زُلْزِلَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: اسْكُنِي، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْنِ لَكِ بَعْدُ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكُمْ يَسْتَعْتِبَكُمْ فَأَعْتِبُوهُ". [1]

محمد بن عبد الملک بن مروان سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں ایک مرتبہ زلزلہ آیا تو آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک زمین پر رکھا اور فرمایا: (اے زمین!) ٹھہر جا، ابھی تیرا وہ وقت نہیں آیا (یعنی ابھی قیامت کا وقت نہیں آیا جب تو زلزلہ برپا کرے گی)۔ اس کے بعد آپ ﷺ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: "حق بات یہ ہے کہ تمہارا رب تم سے توبہ چاہتا ہے لہذا تم توبہ کرو"۔

---

١ - العقوبات لابن أبي الدنيا ص: ٣٠، رقم الحديث : ١٨و الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي ص: ٤٦

---

(٤) زُلْزِلَتْ بِالنَّاسِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: " أَيُّهَا النَّاسُ، مَا كَانَتْ هَذِهِ الزَّلْزَلَةُ إِلَّا عَنْ شَيْءٍ أَحْدَثْتُمُوهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ عَادَتْ لَا أُسَاكِنُكُمْ فِيهَا أَبَدًا"-[۱]

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں (مدینہ طیبہ میں[۲]) زلزلہ آیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! یہ زلزلہ صرف اس وجہ سے آیا ہے کہ تم نے کوئی نیا گناہ کیا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر یہ زلزلہ دوبارہ یہاں آیا تو میں تمہارے ساتھ یہاں کبھی بھی نہیں رہوں گا (میں کہیں اور چلا جاؤں گا)۔

---

(٥) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: بُعِثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يُحَدِّثُنِي قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعِضَادَتَيْ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، إِنَّكُمْ قَدْ رُجِفْتُمْ، وَالرَّجْفُ مِنْ كَثْرَةِ الرِّبَا، وَإِنَّ قُحُوطَ الْمَطَرِ مِنْ قُضَاةِ السُّوءِ وَأَئِمَّةِ الْجَوْرِ، وَإِنَّ مَوْتَ الْبَهَائِمِ وَنُقْصَانَ الثَّمَرِ مِنْ قِلَّةِ الصَّدَقَةِ، فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ، أَوْ لَيَخْرُجَنَّ عُمَرُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ؟ "[۳]

حضرت حارث بن نعمان سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی چوکھٹ کے دونوں بازو پکڑ کر فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہیں زلزلہ آیا ہے۔ اور زلزلہ سود کی کثرت کی وجہ سے آتا ہے، اور بارش کا قحط (غلط اور) بُرے فیصلے کرنے اور ظالم حکمرانوں کی وجہ سے آتا ہے، اور جانوروں کی موت اور پھلوں کی کمی صدقہ (وزکوٰۃ) کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ تو کیا تم باز نہیں آؤ گے، یا پھر عمر تمہارے درمیان سے نکل کر چلا جائے۔؟

---

١ - نفس المرجع السابق

٢ - صرح به ابن أبي الدنيا فى العقوبات ص: ٣١، رقم الحديث : ٢٠

٣ - العقوبات لابن أبي الدنيا ص: ٢٢٤، رقم الحديث : ٣٥٥،باب الزلزال

----

(٦) قَالَ كَعْبٌ: إِنَّمَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ إِذَا عُمِلَ فِيهَا بِالْمَعَاصِي فَتُرْعِدُ فَرَقًا مِنَ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهُ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهَا.[١]

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں: زمین کو زلزلہ اس وقت آتا ہے جب اس میں گناہ زیادہ ہونے لگتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپ اٹھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو دیکھ رہے ہیں۔

----

(٧) وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى الْأَمْصَارِ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الرَّجْفَ شَيْءٌ يُعَاتِبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْعِبَادَ.[٢]

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے زمانۂ خلافت میں شہروں کی طرف یہ تحریر بھیجی تھی: "اما بعد! یہ زلزلہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بندوں پر اپنا عتاب وناراضی ظاہر فرما کر ان سے توبہ کراتا ہے"۔

----

(٨) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ، إِذْ خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الأَرْضِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ۔[٣]

حضرت سالم بن عبد اللہ کے والد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی اپنے ازار (نیچے والی لنگی) کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکا رہا تھا کہ

---

١ – الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي ص: ٤٧

٢ – نفس المرجع السابق

٣ – صحيح البخاري ٧/ ١٤١

اس کو اس گناہ کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا گیا، چناں چہ وہ قیامت تک اسی طرح زمین میں دھنستا رہے گا۔

فائدہ: زمین میں دھنسنے کیلیے، دھنسنے سے پہلے زمین کا حرکت کرنا اور ہلنا ایک بدیہی چیز ہے، چناں چہ دھنسنے سے قبل زلزلہ کا آنا یقینی امر ہے کما ذکرہ الشیخ التھانویؒ[۱]۔ بہر حال اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شلوار یا لنگی کا (تکبر سے) ٹخنوں سے نیچے لٹکانا بھی اللہ کے عذاب کا سبب ہے۔

---

(۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَبِيتُ قَوْمٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَلَهْوٍ، فَيُصْبِحُونَ قَدْ مُسِخُوا خَنَازِيرَ، وَلَيُخْسَفُنَّ بِقَبَائِلَ فِيهَا وَفِي دُورٍ فِيهَا، حَتَّى يُصْبِحُوا فَيَقُولُوا خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِبَنِي فُلَانٍ خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِدَارِ بَنِي فُلَانٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمْ حَصْبَاءُ حِجَارَةٌ كَمَا أُرْسِلَتْ عَلَى قَوْمِ لُوطٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الرِّيحُ الْعَقِيمُ فَتَنْسِفُهُمْ كَمَا نَسَفَتْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ، وَأَكْلِهِمُ الرِّبَا، وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيرَ، وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَيْنَاتِ، وَقَطِيعَتِهِمُ الرَّحِمَ قَالَ: وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى فَنَسِيتُهَا ۔[۲]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس امت کے کچھ لوگ کھانے، پینے اور لہو ولعب میں رات گزاریں گے پھر وہ صبح اس حال میں کریں گے کہ وہ خنزیر کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے اور اُن قبیلوں کو ان کے گھروں میں دھنسا دیا جائے گا حتی کہ جب دوسرے لوگ صبح کریں گے تو وہ یہ کہیں گے کہ فلاں

---

۱ – انظر أخبار الزلزلة ،ص:۸

۲ – المستدرک علی الصحیحین للحاکم :۸۵۷۲ وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم لجعفر، فأما فرقد فإنهما لم یخرجاه وأقره الذهبی فی التلخیص بقوله : صحیح

قبیلہ دھنسا دیا گیا ہے اور فلاں قبیلہ کا گھر دھنسا دیا گیا ہے اور ان پر اس طرح پتھر برسائے جائیں گے جیسے قومِ لوط پر برسائے گئے نیز ان پر "ہر خیر سے بانجھ ہَوا" چھوڑ دی جائے گی جو ان کو ہَوا میں (پتنگوں کی طرح) ایسے اڑا کے بکھیر دے گی جیسے ان سے پہلے والے لوگوں کو اُڑایا تھا۔ یہ سب کچھ اُن کے اِن گناہوں کی وجہ سے ہو گا: شراب پینا، سود کھانا، ریشم پہننا، گانے گانے والی عورتوں کو اختیار کرنا (یعنی رقاصہ و گوّیا عورتوں سے گانے سننا وغیرہ)، قطع رحمی کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک اور گناہ بھی ذکر کیا تھا جو مجھے بھول گیا ہے۔

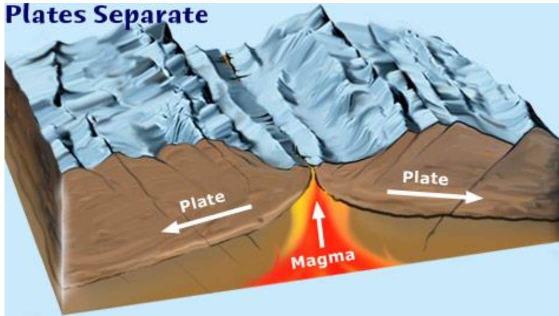
فائدہ: یہاں بھی دھنسنے کا ذکر ہے اور دھنسنے سے پہلے زلزلہ آیا کرتا ہے کما مر من توضیح الشیخ التھانویؒ۔ اس حدیث سے ایک اضافی سبب یہ معلوم ہوا کہ مذکورہ گناہوں کے علاوہ قطع رحمی کرنا (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات منقطع کرنا) بھی اسباب زلزلہ میں سے ایک بڑا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ سب گناہوں سے (خصوصا قطع رحمی سے) ہماری حفاظت فرمائے اور زلزلہ وغیرہ مصائب سے محفوظ رکھے۔

ملحوظہ: "قطع رحمی" کے موضوع پر قرآن وحدیث کی روشنی میں مزید مواد کا مطالعہ کرنے کیلیے احقر کی تالیف بعنوان "صلہ رحمی" (مطبوعہ مکتبہ عمر بن خطاب ملتان) دیکھی جاسکتی ہے۔

فصل دوم: سائنسی رو سے اسباب

تکنیکی اعتبار سے اگر ایک بھاری بھر کم ٹرک آپ کی گلی سے گزرے تو اس سے پیدا ہونے والی معمولی تھرتھراہٹ، جس کے اثرات گھر کے درودیوار پر بھی محسوس ہوتے ہیں، زلزلہ ہی کہلائے گی لیکن معنوی اعتبار سے ہم اس تھرتھراہٹ کو "زلزلہ" کہتے ہیں جو ایک وسیع رقبے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ آتش فشاں پھٹنے، آسمان سے گرنے والے کسی بڑے شہابیے کے زمین سے ٹکرانے، زیر زمین دھماکے مثلاً نیوکلیئر ٹیسٹ وغیرہ اور کسی بڑے

تعمیراتی ڈھانچے جیسے کانوں وغیرہ کے انہدام سے زلزلہ پیدا ہو سکتا ہے لیکن فطری طور پر وقوع پذیر ہونے والے زلزلوں کی اکثریت کا سبب زمین کی پلیٹوں کی حرکت ہے۔ جس کا اجمالی بیان درج ذیل ہے:

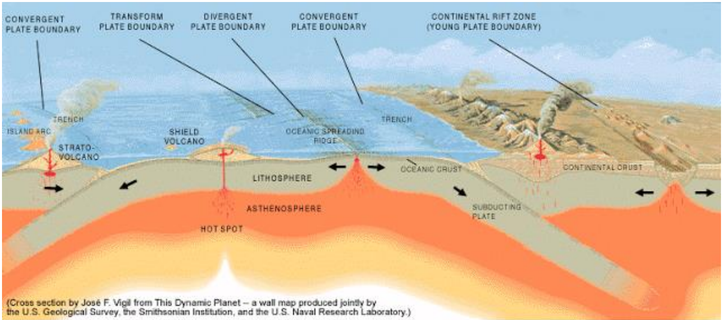


زمین کی اوپر والی "Lithosphere" نامی تہہ (جس کو زمین کی جِلد کہا جا سکتا ہے) کئی ٹکڑوں سے مل کر بنی ہوتی ہے۔ ان ٹکڑوں کو "ٹیکٹونک پلیٹس" (Tectonic plates) کہا جاتا ہے۔

یہ پلیٹیں ہلکی ہلکی حرکت کرتی رہتی ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراتی ہیں اور ایک دوسرے کو دھکیلتی ہیں ۔ ان پلیٹوں کے کناروں کو "پلیٹ باؤنڈریز" (Plate boundaries) کہا جاتا ہے۔ Plate boundaries بہت سارے Faults سے مل کر بنی ہوتی ہیں اور زلزلے ان Faults پر آتے ہیں۔

Plate boundaries کھردری اور ناہموار ہوتی ہیں۔ حرکت کے دوران یہ ایک دوسرے کے ساتھ پھنس جاتی ہیں جبکہ باقی پلیٹیں حرکت کرتی رہتی ہیں اور وہ توانائی (energy) جو کہ اس پھنسے ہوئے حصے کو حرکت دینے میں استعمال ہوتی تھی اس میں محفوظ ہوتی رہتی ہے۔ جب حرکت کرنے والی پلیٹوں کی قوت ،رگڑ کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے تو یہ پھنسے ہوئے

حصے اچانک الگ ہو جاتے ہیں اور ساری جمع شدہ توانائی و طاقت خارج ہو جاتی ہے۔ یہ طاقت ایک خاص قسم کی لہروں " سیزمک ویوز " (seismic waves) کی شکل میں ہر سمت پھیل جاتی ہے (بالکل اسی طرح جیسے ساکن پانی کے تالاب میں کوئی چیز پھینکنے سے لہریں پیدا ہوتی ہیں جو بتدریج تالاب کے کناروں کی جانب بڑھتی ہیں)، چناں چہ جب یہ طاقتور لہریں زمین کی اوپر والی سطح پر پہنچتی ہیں تو ان لہروں کی حرکت سے زمین کی سطح پر موجود ہر چیز ملنے لگتی ہے، اور اسی کو "زلزلہ " کہتے ہیں۔



(Cross section by José F. Vigil from This Dynamic Planet – a wall map produced jointly by the U.S. Geological Survey, the Smithsonian Institution, and the U.S. Naval Research Laboratory.)

اس کو آپ آسانی کیلیے درج ذیل ایک سادہ مثال سے سمجھ سکتے ہیں:

فرض کریں ایک گیلی ٹہنی مقام B پر پھنسی ہوئی ہے۔ ہم قوت (force) لگاتے ہیں تو آزاد سرا حرکت کرتا ہے جبکہ B سرا پھنسا رہتا ہے۔ ہم نے قوت کے ذریعے جو توانائی دی، آزاد سرے نے حرکت کر کے استعمال کر لی، جبکہ B سرے نے وہ توانائی اپنے اندر محفوظ اور جمع کر لی۔ جب یہ مسلسل صَرف کی جانے والی توانائی (قوت) ایک حد سے بڑھ جاتی ہے تو B

سِرا چھوٹ جاتا ہے اور اپنی ساری جمع شدہ توانائی اچانک خارج کرتا ہے جس سے وہ سرا بہت زیادہ حرکت کرنے لگتا ہے۔[۱]

ضروری انتباہ:

مذکورہ سائنسی اسباب قرآن وحدیث کے معارض یا مخالف نہیں ہیں اور قرآن وحدیث بھی ان اسباب کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ اگر بنظر عمیق مشاہدہ کیا جائے تو یہ سائنسی اسباب بھی دراصل اُس عظیم اور بزرگ وبرتر ذات "اللہ" کی قدرت وعظمت کا مظہر ہی ہیں ۔

بہر حال غور کرنے کی بات یہ ہے کہ سائنسی لحاظ سے زلزلہ کا سبب بننے والی،"زمین کی پلیٹیں "جو ہلتی ہیں اور" مخصوص قسم کی ارضی لہریں" جو ایک خاص انداز ورفتار سے حرکت کرتی ہیں۔ان پلیٹوں ولہروں کو پیدا کرنے والا اور انہیں عدم سے وجود دینے والا کون ہے؟ یہ پلیٹیں ولہریں کس کے قبضہ ٔقدرت میں ہیں؟ ان میں یہ تاثیر کس نے ودیعت کی ہے؟انہیں حرکت کون دیتا ہے؟کس کے حکم سے یہ اپنی جگہ چھوڑتی اور رفتار بدلتی ہیں؟؟؟

جب اللہ تعالی ناراض ہوتا ہے تو اللہ تعالی ہی زمین کے ان عناصر کو حکم دیتا ہے کہ وہ حرکت میں آئیں پھر اس قادرِ مطلق ذات کے حکم سے ہی سائنسی اسباب رونما ہو کر زمین

---

[۱] – مستفاد مما یلی:

۱- The Science of Earthquakes
۲- Earthquakes
۳- www.roznamadunya.com

کے ملنے کا سبب بنتے ہیں تا کہ لوگوں کا امتحان لیا جاسکے کہ کون اس کو محض دنیوی و سائنسی اسباب تک محدود رکھتا ہے اور اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کرتا بلکہ مادی و اسبابی تبصرے کر کے پھر غفلت کی زندگی کی طرف چل دیتا ہے؟ اور کون اس کو اللہ کی طرف سے تنبیہ اور انتباہ سمجھ کر غفلت کی زندگی سے توبہ کرتا ہے، اللہ رب ذوالجلال کی طرف رجوع کرتا ہے، توبہ واستغفار میں مشغول کر اپنی زندگی کا دھارا بدلتا ہے اور راہِ ہدایت پہ گامزن ہوتا ہے؟

اس کو حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہ اپنے مختصر و پر اثر انداز میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

”دنیا میں جو عام مصیبتیں لوگوں پر آئیں، مثلاً قحط، وبائیں، زلزلے، ظالموں کا تسلط، ان سب کا اصل سبب یہ تھا کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی، اور اس طرح یہ مصیبتیں اپنے ہاتھوں مول لیں، اور ان کا ایک مقصد یہ تھا کہ ان مصائب سے دوچار ہو کر لوگوں کے دل کچھ نرم پڑیں اور وہ اپنے برے اعمال سے باز آجائیں۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ دنیوی مصیبتوں کا بعض اوقات کوئی ظاہری سبب بھی ہوتا ہے جو کائنات کے طبعی (یعنی سائنسی) قوانین کے مطابق اپنا اثر دکھاتا ہے، لیکن ظاہر ہے کہ وہ سبب بھی اللہ تعالیٰ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے اور اس کو کسی خاص وقت یا خاص جگہ پر مؤثر بنا دینا اللہ تعالیٰ ہی کی مشیت سے ہوتا ہے، اور عموماً اس کی بنیادی (اور اصل) وجہ انسانوں کی بد اعمالیاں ہوتی ہیں۔

اس طرح مذکورہ آیتِ کریمہ [ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ] یہ سبق دے رہی ہے کہ عام مصیبتوں کے وقت، چاہے وہ ظاہری اسباب کے ماتحت وجود میں آئی ہوں، اپنے گناہوں پر استغفار اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے"۔[1]

نیز اسی مضمون کو اس امت کے حکیم حضرت تھانویؒ نے جس منفرد و دلنشین طرز پر سمجھایا ہے اس کا خلاصہ مع وضاحتِ مفیدہ درج ذیل ہے:

جہاں سائنس اور اسلام کی تحقیق میں فرق (اور اختلاف) ہو جائے وہاں اسلام کی تحقیق کو معتبر سمجھا جائے گا (کہ سائنس کی اپنی تحقیق تو خود آئے دن بدلتی اور تبدیل ہوتی رہتی ہے اور نئی تحقیق کے آنے پر پچھلی تحقیق غلط قرار پاتی رہتی ہے، لیکن شریعت اور وحی سے ثابت شدہ بات حتمی اور یقینی ہے)

نیز بالفرض کسی چیز کے بارے میں اسلام اور سائنس میں ٹکراؤ ہو جائے تو بھی ضروری نہیں کہ حقیقت میں ٹکراؤ ہو بلکہ ممکن ہے کہ اس عالَمِ اسباب میں ظاہری سبب ایک چیز ہو اور اس کے پیچھے حقیقت میں کوئی اور چیز کار فرما ہو جو بظاہر ہماری نظروں سے اوجھل ہو۔ اور ایک مسبب کے ایک سے زیادہ اسباب ہو سکتے ہیں (خواہ بعض قریبی اسباب ہوں اور بعض دُور کے یعنی اسباب کے اسباب) جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کو غصہ دلانے والی کوئی بات کہہ دی گئی۔ اس شخص کو اس غصہ سے اشتعال پیدا ہوا اور اس کی وجہ سے دماغ ماؤف ہو کر

---

۱ - آسان ترجمہ قرآن ،ص: ۸۶۱

"سَر سام" ہو گیا اور اس طرح سے وہ شخص ہلاک ہو گیا، تو اس کی ہلاکت کا سبب "سر سام" کو کہنا بھی صحیح ہے اور اشتعال کو بھی اور غصہ کو بھی اور اس کو بے جا غصہ دلانے والی بات کو بھی ،ان میں باہم کوئی ٹکراؤ نہیں، البتہ جو شخص طِب کے فن سے واقف نہیں اگر اس کے سامنے یہ بات کہی جائے کہ وہ شخص گالی یا غصہ کی بات سے ہلاک ہو گیا تو اس کو اس بات پر تعجب ہو گا۔ اسی طرح جو لوگ روحانی طب سے ناواقف ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت، مشیت ،اور گناہوں کے نقصانات اور اثرات کو نہیں جانتے وہ اس قسم کی باتوں کو غلط سمجھتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ }[۱] ترجمہ: "بات دراصل یہ ہے کہ جس چیز کا احاطہ یہ اپنے علم سے نہیں کر سکے، اُسے انہوں نے جھوٹ قرار دے دیا، اور ابھی اس کا انجام بھی ان کے سامنے نہیں آیا"۔

لہٰذا یوں کہا جائے گا کہ گناہوں کی کثرت سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہوتے ہیں اور اس وقت زمین کو حرکت دینا چاہتے ہیں اور اس کیلیے زمین کے اندر آتش فشاں یا بخارات اور لہروں کو پیدا فرماتے یا حرکت کا حکم دیتے ہیں اور زمین کی رگوں اور پلیٹوں کو ایک دوسرے سے قریب یا دور کرتے ہیں، جس سے زلزلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح ظاہری سبب ہمارے سامنے یہ ظاہری چیزیں ہوتی ہیں اور در حقیقت ان کے پسِ پردہ اللہ احکم الحاکمین کا حکم اور مشیت

---

۱ - [یونس: ۳۹]

ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ سب کچھ ہوتا ہے جو ماہرینِ سائنس کو نظر آتا ہے، تو سائنس اور شریعت کی باتوں میں کوئی ٹکراؤ نہیں رہتا۔[1]

۱- زلزلہ، استسقاء، قنوت نازلہ اور نماز گرہن کے احکام، ص:۸۶، ماخوذ و مستفاد از اخبار الزلزلہ للشیخ التھانویؒ

باب سوم

زلزلوں سے حفاظت

فصل اول: زلزلوں سے حفاظت کے مسنون و مشروع اعمال

(۱) اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنا:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، " أَنَّ الْأَرْضَ زُلْزِلَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: اسْكُنِي، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْنِ لَكِ بَعْدُ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكُمْ يَسْتَعْتِبَكُمْ فَأَعْتِبُوهُ".[1]

محمد بن عبد الملک بن مروان سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں ایک مرتبہ زلزلہ آیا تو آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک زمین پر رکھا اور فرمایا: (اے زمین!) ٹھہر جا، ابھی تیرا وہ وقت نہیں آیا (یعنی ابھی قیامت کا وقت نہیں آیا جب تو زلزلہ برپا کرے گی)۔ اس کے بعد آپ ﷺ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: ”حق بات یہ ہے کہ تمہارا رب تم سے توبہ چاہتا ہے لہذا تم توبہ کرو“۔

فائدہ: لہذا پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ آدمی، گناہوں سے آئندہ بچنے کا عزم کرتے ہوئے صدق دل سے توبہ کرے اور اللہ تعالی سے معافی مانگے۔

(۲) صدقہ دینا اور دعائیں کرنا

كتب عمر بن عبد العزيز إلى الأمصار: أما بعد فإن هذا الرجف شيء يعاتب الله عز وجل به العباد، وقد كتبت إلى الأمصار أن يخرجوا في يوم كذا وكذا

---

۱ – العقوبات لابن أبي الدنيا ص: ۳۰، رقم الحديث : ۱۸و الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي ص: ٤٦ ،ومصنف ابن ابى شيبة رقم الحديث :۸۳۳٤ (وهو مرسل ضعيف)

في شهر كذا وكذا، فمن كان عنده شيء فليتصدق به، فإن الله عز وجل يقول: {قد أفلح من تزكى - وذكر اسم ربه فصلى} [سورة الأعلى: ١٤ — ١٥.]

وقولوا كما قال آدم: {ربنا ظلمنا أنفسنا وإن لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين} [سورة الأعراف: ٢٣.]

وقولوا كما قال نوح: {وإلا تغفر لي وترحمني أكن من الخاسرين} [سورة هود: ٤٧.]

وقولوا كما قال يونس: {لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين} [سورة الأنبياء: ٨٧.] [١]

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے زمانۂ خلافت میں شہروں کی طرف یہ تحریر بھیجی تھی: "اما بعد! یہ زلزلہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بندوں پر اپنا عتاب وناراضی ظاہر فرما کر ان سے توبہ کراتا ہے۔ اور میں نے دیگر شہروں کی طرف لکھ بھیجا ہے کہ وہ فلاں مہینہ میں اور فلاں دن باہر نکلیں اور جس شخص کے پاس خرچ کرنے کیلیے کچھ تو وہ اسے صدقہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: {قد أفلح من تزكى - وذكر اسم ربه فصلى}-

اور وہ دعا مانگو جو حضرت آدم علیہ السلام نے مانگی تھی: رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ **(اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر آپ نے ہماری مغفرت نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو بلاشبہ ہم نقصان اٹھانے والے لوگوں میں ہونگے)**

١- "الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي" / "الداء والدواء" ص: ٤٧ ، وكذا فی "مصنف ابن ابی شيبة" برقم الحديث :٨٣٢٨

اور وہ دعا مانگو جو حضرت نوح علیہ السلام نے مانگی تھی: وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ((اے میرے رب!) اور اگر آپ میری مغفرت نہیں فرمائیں گے اور مجھ پر رحم نہیں فرمائیں گے تو میں نقصان اٹھانے والے لوگوں میں سے ہو جاؤں گا)

اور وہ دعا مانگو جو حضرت یونس علیہ السلام نے مانگی تھی: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں سے ہوں)۔

(۳) نفلیں پڑھنا:

"زلزلہ" اللہ تعالیٰ کی آیات و علامات میں سے ہے اور ایک غیر معمولی کائناتی واقعہ ہے۔ اس موقع پر نفل نماز پڑھنا صحابہ کرام کے آثار سے ثابت ہے۔ علامہ کاسانیؒ اور ابن قدامہؒ نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے بصرہ میں زلزلہ کی بناء پر نماز پڑھی ہے۔ اور نوویؒ نے حضرت علیؓ سے زلزلہ کے موقع پر نماز پڑھنا نقل کیا ہے۔ کاسانیؒ نے یہ اصول قائم کیا ہے کہ ہر فزع و گھبراہٹ کے موقع پر نماز پڑھنی چاہیے کہ سورج و چاند گرہن میں بھی نماز کی اصل یہی ہے۔

اس نماز میں جماعت ثابت نہیں، اس لیے تنہا تنہا نماز ادا کی جائے گی اور تضرع (آہ وزاری) کے ساتھ دعا کی جائے گی۔ یہ نماز دو رکعت، عام نمازوں کی طرح پڑھی جائے البتہ وقت مکروہ میں نہ پڑھی جائے۔[1]

۱- قاموس الفقه: ٤/٩٩

فصل دوم: زلزلوں سے حفاظت کی ظاہری تدابیر

بنیادی بات یہ ہے کہ محافظ صرف اللہ ہی کی ذات ہے، باقی کوئی شئی بذاتِ خود کسی کی حفاظت نہیں کر سکتی، تاہم دل کا اعتقاد اللہ کی ذات عالی پر رکھتے ہوئے، حفاظت کے ظاہری اسباب کو اختیار کرنے سے بھی شریعت مطہرہ منع نہیں کرتی، بلکہ ایسے مواقع (زلزلہ وغیرہ) پر کوئی حفاظتی تدبیر اپنانا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ مستحب ہے، آنجناب ﷺ کے بارے میں بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ ایک جھکی ہوئی دیوار کے پاس سے ہٹ گئے تھے۔[۱]

چند حفاظتی تدابیر درج ذیل ہیں جو اِس فن پر لکھی ہوئی کتابوں سے ماخوذ ہیں:

۱- عمارتوں سے نکل کر باہر کھلے میدان میں آجائیں اور بجلی کی تاروں سے دور رہیں۔

۲- اگر آپ گھر کے اندر ہوں اور تیز جھٹکے محسوس ہوں تو زمین پر گر جائیں، کسی مضبوط میز وغیرہ کے نیچے بیٹھ جائیں اور زمین کو مضبوطی سے چپک جائیں۔ کھڑے نہ ہوں اور نہ ہی باہر کو بھاگیں۔

۳- اگر چھپنے کے لئے میز وغیرہ نہ ملے تو زمین پر بیٹھ جائیں اور سر اور گردن کو بازوؤں سے چھپا لیں۔

۴- اگر آپ کئی منزلہ عمارت میں ہوں تو بجلی والی سیڑھی (elevator) اور لفٹ استعمال نہ کریں۔

۱- فی الدر المختار: ٦/ ٧٥٦: (أخذته الزلزلة في بيته ففر إلى الفضاء لا يكره) بل يستحب لفرار النبي - ﷺ - عن الحائط المائل

۵- اگر گاڑی چلا رہے ہوں تو: پل کے اوپر یا نیچے، اوراسی طرح بجلی کی تاروں کے قریب یا نیچے نہ ٹھہریں۔ احتیاط سے سڑک کے کنارے بریک لگا کر رک جائیں اور زلزلہ رکنے تک مسلسل استغفار ودعا میں مشغول رہیں۔

۶- بعد میں زخمی لوگوں کے اوپر کمبل یا کپڑے ڈال دیں تا کہ گرمائش رہے۔[1]

تنبیہ: واضح رہے کہ یہ تدابیر محض ایک ظاہری اور غیر یقینی اسباب کی حیثیت رکھتی ہیں، اور زلزلوں سے حقیقی معنوں میں حفاظت کے اصل اور یقینی اسباب وہی، توبہ واستغفار اور دعاء وغیرہ ہیں۔

۱- Protecting your family from Earthquakes

باب چہارم

معاشرے میں پھیلے چند غلط نظریات کی وضاحت

1- بعض لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ گائے کے سینگ بدلنے سے زلزلہ آتا ہے۔ کوئی معتبر روایت اس میں ثابت نہیں ہے اس لیے یہ عقیدہ نہیں رکھنا چاہیے۔[1]

2- یہ جو عوام (بلکہ بعضے باشعور و سمجھدار لوگوں) میں بھی متعارف ہے کہ ایسے (یعنی بارش اور زلزلے وغیرہ کے) وقت میں اذانیں کہنے لگتے ہیں، دلائل شرعیہ سے اس کا کچھ ثبوت نہیں۔ اس بدعت کو ترک کرنا چاہیے۔[2]

3- بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس علاقہ میں زلزلہ آیا ہے وہاں کے سب رہنے والے گناہگار اور خدا کے غضب میں آئے ہوئے لوگ ہیں اور پھر یہ لوگ اُن پر منفی تبصرے اور ان کی غیبت وغیرہ میں لگ کر ان متاثرین سے اپنی ہمدردیاں بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ یہ طرز عمل کسی طرح درست نہیں ہے۔ ہمیشہ اپنے آپ کو گناہگار اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو اپنے سے نیک سمجھنا چاہیے۔ بعض دفعہ نیک لوگوں پر بھی مصائب آجاتے ہیں جو ان کی بلندئ درجات کا سبب بنتے ہیں، بہر حال آدمی کو اپنے بارے میں بد ظن اور اپنے مسلمان بھائی کے متعلق حسن ظن ہونا چاہیے، جبکہ پیچھے امی عائشہؓ کی حدیث میں گزر بھی چکا ہے کہ یہ زلزلہ اہل ایمان کیلیے اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکت ہوتا ہے۔

---

۱ - أخبار الزلزله ،ص:۷

۲ - أخبار الزلزله ،ص:۱۱

باب پنجم

چند متعلقہ مسائل شرعیہ

1- مسجد میں نماز پڑھنے کے دوران اگر زلزلہ آجائے تو کیا نماز توڑنا جائز ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز توڑنا جائز ہے اور اگر مسجد کے گرنے کا غالب گمان ہو تو واجب ہے۔[1] نیز یہ واضح رہے کہ اپنی یا کسی دوسرے آدمی کی جان بچانے کیلیے نماز توڑنا فرض فرض ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص مصیبت میں ہو اور وہ نماز میں مشغول آدمی کو فریاد رسی کیلیے بلائے تو ایسی حالت میں بھی اس کی مدد کیلیے نماز کو توڑ دینا چاہیے اگرچہ یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کونسی مصیبت میں ہے یا معلوم ہے اور جانتا ہے کہ یہ اس مصیبت زدہ کی مدد کر سکے گا۔[2]

2- زلزلے میں فوت ہو جانے والوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو لوگ زلزلہ میں عمارتوں کے نیچے دبنے سے فوت ہو جاتے ہیں، شرعا وہ شہید ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ یہ پانچ قسم کے لوگ شہداء ہیں: طاعون سے فوت ہونے والا، پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا، ڈوب جانے والا، عمارت کے تلے دب جانے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔[3]

۱- فتوی جامعة الرشید کراچی، فتوی نمبر: [٤٢٥٤٦، ج ٤٥]

۲- فی الدر المختار ۲/ ٥١: ويجب القطع لنحو إنجاء غريق أو حريق،وقال الشامی: قوله(ويجب) أی يفترض--- والحاصل أن المصلي متى سمع أحدا يستغيث وإن لم يقصده بالنداء، أو كان أجنبيا وإن لم يعلم ما حل به أو علم وكان له قدرة على إغاثته وتخليصه وجب عليه إغاثته وقطع الصلاة فرضا كانت أو غيره

۳- فی [صحيح البخاري ٤/ ٢٤]: عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ: أن رسول الله ﷺ قال: " الشهداء خمسة: المطعون، والمبطون، والغَرِق، وصاحب الهدم، والشهيد في سبيل الله"

3- کیا متاثرین زلزلہ کو زکوۃ دینا اور ان کا زکوۃ لینا درست ہے؟

جواب: محض اس بات کی بنیاد پر اُن پر زکوۃ کی رقم خرچ کرنا درست نہیں ہے کہ وہ زلزلہ سے متاثرہ علاقہ کے باشندے ہیں یا زلزلہ میں ان کا کوئی نقصان ہوا ہے بلکہ ادائیگیٔ زکوۃ کیلیے ضروری ہے کہ لینے والا آدمی اپنی مالی حیثیت وغیرہ کے لحاظ سے مستحق زکوۃ بھی ہو، چناں چہ اگر وہاں کے متاثرین میں سے کوئی شخص مستحق نہیں ہے تو زکوۃ کے بجائے عطیات سے اس کی مدد کی جائے کہ ایسے موقع پر ان متاثرین کی مدد کرنا بھی ایک مستقل ثواب ہے۔

اور یہ بات معلوم کرنا کہ یہ شخص مستحق ہے یا نہیں؟ اس میں حکم یہ ہے کہ جو لوگ ظاہر کے اعتبار سے مستحقِ زکوۃ معلوم ہوتے ہوں (مثلاً کسی شخص کی غریب لوگوں جیسی حالت ہو یا اپنے آپ کو غریب کہہ کر سوال کر رہا ہو وغیرہ) اور دل بھی مانتا ہو کہ یہ زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے، ان کے اثاثوں اور مالیت کی ہر لحاظ سے مکمل تفتیش کرنا شرعا ضروری نہیں ہے، چناں چہ اس کے باوجود بھی اگر کوئی بعد میں غیر مستحق نکلا تو زکوۃ ادا ہو گئی ہے، دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔[1] اور جو شخص شرعی لحاظ سے زکوۃ کا مستحق نہ ہو اس کو زکوۃ لینا درست نہیں ہے، البتہ اگر کوئی عطیہ کے مال سے اس کا تعاون کرے تو وہ لے سکتا ہے۔

١- فی البحر الرائق ٢/ ٢٦٦:قوله (ولو دفع بتحر فبان أنه غني أو هاشمي أو كافر أو أبوه أو ابنه صح ولو عبده أو مكاتبه لا) لحديث البخاري «لك ما نويت يا زيد ولك ما أخذت يا معن» حين دفعها زيد إلى ولده معن وليس المراد بالتحري الاجتهاد بل غلبة الظن بأنه مصرف بعد الشك في كونه مصرفا،وكذا فی الفتاوی الهندية ١/ ١٩٠،١٩١. وفی الشامية ٢/٣٥٢: واعلم أن المدفوع إليه لو كان جالسا في صف الفقراء يصنع صنعهم أو كان عليه زيهم أو سأله فأعطاه كانت هذه الأسباب بمنزلة التحري كذا في المبسوط حتى لو ظهر غناه لم يعد.

آخری گزارشات (خلاصہٗ کتابچہ)

کتابچہٗ ہٰذا کے خلاصہ کے طور پر آخر میں ہر فرد کی خدمت میں چند گزارشات درج کی جاتی ہیں:

1- احادیثِ شریفہ میں زلزلہ آنے کے جو اسباب بیان کیے گئے ہیں، ہمیں ان کے بارے میں رسمی طور واطوار سے ہٹ کر سنجیدگی سے غور وفکر کرنا چاہیے۔

2- ان باتوں اور تبصروں میں مشغول ہوئے بغیر- کہ زمین کی پلیٹیں ہِل گئیں / اس علاقہ میں زیر زمین زیادہ حرارت جمع ہوگئی وغیرہ- ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیے اور اسباب زلزلہ میں سے جو گناہ ہماری ذات میں موجود ہیں ہمیں ان سے توبہ کرکے ان کو دور کردینا چاہیے۔

3- جیسا کہ یہ بات معلوم ہے کہ یہ زلزلہ وغیرہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے، لہذا نماز ودعا کے ذریعہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

4- فوراً اپنے صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے اور دوسروں کو بھی توبہ کرانی چاہیے۔

5- مسجدوں کی طرف رخ کریں، فرض ونفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے آہ وزاری کے ساتھ دعا کریں۔

6- افواہیں، مایوسی، اور شکوک وشبہات پھیلانے سے پرہیز کریں۔

7- ہر طرح کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر فوراً متاثرین کی مدد کریں۔ اس کیلیے مالدار لوگ وقت نکال کر متاثرین کے پاس جائیں، اس سے ان کی حالت زار کا بھی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ ہوگا اور دل پر بھی رقت طاری ہوگی۔

8- اس طرح کے واقعات کو بنیاد بنا کر حکومت اور دوسرے لوگوں پر لعن وطعن نہ کریں۔ فوت ہونے والوں اور زخمیوں کو گناہگار اور اپنے آپ کو نیک نہ سمجھیں۔

9-خود ان متاثرین کے پاس جا کر ان کو تسلی دیں، ان کے ساتھ ہمدردی کریں اور اُن لوگوں سے انہیں بچائیں جو اس کٹھن گھڑی میں ہمدردی یا کسی اور شئ کی آڑ میں اُن کی جانوں، یا ان کے ایمانوں پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔

10-گناہوں میں آگے بڑھنا اور متاثرین میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کرنا؛ یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دوبارہ دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس لیے اس سے بالکلیہ اجتناب کریں، اس طرح کے عناصر پر نظر رکھیں اور قانون کے دائرے میں ان کی روک تھام کریں۔

11-متاثرہ علاقوں میں مساجد، قرآنی مکاتب اور دینی مدارس کو ترجیحی بنیادوں پر بحال کریں اور لوگوں کو ان میں لانے کی محنت کریں۔

12- اس موقع پر لوگوں کے دل نرم ہوتے ہیں، اس لیے اس موقع کو غنیمت جان کر ان لوگوں کو دینی زندگی کی طرف راغب کریں۔

13-ایسے مواقع پر علماء کرام بلکہ امت کا درد رکھنے والے ہر فرد پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو راہِ ہدایت پر لانے کی محنت کرے۔

14-علماء کرام انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ آپ ﷺ کے قول وفعل میں سے ہر ہر ادا کے وارث ہیں۔ لہذا علماء کرام، عوام الناس کو اس بارے میں ضرور بتائیں کہ آپ ﷺ ایسی مشکل گھڑیوں اور مصائب کے پیش آنے کے وقت کیا طرز عمل اختیار کرتے تھے؟، ہمیں قدرتی آفات کو کس نظریہ اور عقیدہ سے دیکھنا چاہیے؟ ،اور اس میں کیا کام کرنے چاہئیں؟۔ان امور کی قرآن وحدیث ومستند مآخذ کی روشنی میں کتاب، پمفلٹ، وعظ ونصیحت، جمعہ کے بیانات اور دیگر جلسوں کے ذریعہ وضاحت عام کرنی چاہیے تا کہ ہر مسلمان کم از کم فکری واعتقادی لغزش سے بچ سکے۔

☆☆ درج ذیل آخری سطور میں کتاب کے لب لباب کو عرض کیا جارہا ہے، چناں چہ اس کو مکمل توجہ کے ساتھ بنیت عمل پڑھا جائے:

جن گناہوں کی وجہ سے زلزلوں کا آنا مخبر صادق ﷺ کی زبان مبارک سے احادیث شریفہ میں مذکور ہے ان گناہوں کو ہم فی الفور ترک کردیں اور دوسرے لوگوں کو بھی ان سے بچنے کی ترغیب دیں۔ وہ گناہ یہ ہیں:

امانت میں خیانت کرنا، زکوۃ کی ادائیگی میں سستی کرنا یا سرے سے ادا ہی نہ کرنا، دنیوی اغراض کی خاطر علم دین حاصل کرنا، ماں کی نافرمانی کرنا، باپ کے ساتھ بے توجہی برتنا، مسجدوں میں شوروغل کرنا، فاسق وفاجر لوگوں کو اپنا سربراہ منتخب کرنا، گانوں میں مشغول ہونا، شرابیں پینا، پہلے بزرگانِ دین کی گستاخی کرنا، شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا، سود میں ملوث ہونا، قطع رحمی کرنا وغیرہ۔

ان گناہوں سے پکی توبہ کرنی چاہیے تاکہ آئندہ ہم ایسی آفات ومصائب سے محفوظ رہ سکیں اور اگر خدانخواستہ ہم نے ان گناہوں سے توبہ نہ کی اور انہیں ترک نہ کیا تو پھر نہ کوئی دنیوی حکومت ہمیں بچا سکتی ہے، نہ سائنسی طاقت اور نہ کوئی جدید ٹیکنالوجی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا رخ قرآن وحدیث کی مبارک تعلیمات کی طرف پھیر دے کہ اس کے علاوہ نجات اور کامیابی کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ آمین!

هذا آخر مافی هذا الباب ،فالحمد لله الذی تتم بجلاله الصالحات وعلى رسوله سيدنا محمد أفضل الصلوات وأكرم التحيات۔ أللهم اغفر لكاتبه ولكل من ساعده فيه برحمتک يا أرحم الراحمين!

كتبه العبد الضعيف

محمد عبدالقادر جيلاني عفاالله عنه

۵ صفر المظفر ۱۴۳۷ھ /۱۸ نومبر ۲۰۱۵م

المصادر والمراجع

القرآن الكريم

كلام الله تعالى

تفسير الجلالين

المؤلف: جلال الدين محمد بن أحمد المحلي (المتوفى: ٨٦٤هـ) وجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (المتوفى: ٩١١هـ)

الناشر: دار الحديث – القاهرة

الطبعة: الأولى

عدد الأجزاء: ١

الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري

المؤلف: محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي

المحقق: محمد زهير بن ناصر الناصر

الناشر: دار طوق النجاة

الطبعة: الأولى، ١٤٢٢هـ

عدد الأجزاء: ٩

شعب الإيمان

المؤلف: أحمد بن الحسين أبو بكر البيهقي (المتوفى: ٤٥٨هـ)

حققه وراجع نصوصه وخرج أحاديثه: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد

الناشر: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند

الطبعة: الأولى، ١٤٢٣ هـ – ٢٠٠٣ م

عدد الأجزاء: ١٤

مسند الإمام أحمد بن حنبل

المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (المتوفى: ٢٤١هـ)

المحقق: شعيب الأرنؤوط – عادل مرشد، وآخرون

إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي

الناشر: مؤسسة الرسالة

الطبعة: الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠١ م

المستدرك على الصحيحين

المؤلف: أبو عبد الله الحاكم مُحَمَّد بن عبد الله النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: ٤٠٥هـ)

تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا

الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤١١ - ١٩٩٠

عدد الأجزاء: ٤

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي (المتوفى: ٨٠٧هـ)

المحقق: حسام الدين القدسي

الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة

عام النشر: ١٤١٤ هـ، ١٩٩٤ م

عدد الأجزاء: ١٠

"الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي" أو "الداء والدواء"

المؤلف: مُحَمَّد بن أبي شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى: ٧٥١هـ)

الناشر: دار المعرفة – المغرب

الطبعة: الأولى، ١٤١٨هـ - ١٩٩٧م

عدد الأجزاء: ١

العقوبات (لا بن أبي الدنيا)

المؤلف: أبو بكر عبد الله بن مُحَمَّد القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (المتوفى: ٢٨١هـ)

تحقيق: مُحَمَّد خير رمضان يوسف

الناشر: دار ابن حزم، بيروت – لبنان

الطبعة: الأولى، ١٤١٦ هـ - ١٩٩٦ م

عدد الأجزاء: ١

مظاهر حق

المؤلف: علامة نواب مُحَمَّد قطب الدين خان دهلويؒ

المرتب بنمط جديد: مولانا عبداللہ جاوید غازی

الناشر: دار الإشاعت —كراتشى - باكستان

الطبعة: ٢٠٠٢ م

عدد الأجزاء: ٥

البحر الرائق شرح كنز الدقائق

المؤلف: زين الدين بن إبراهيم بن مُحَمَّد، المعروف بابن نجيم المصري (المتوفى: ٩٧٠هـ)

الناشر: دار الكتاب الإسلامي

الطبعة: الثانية – بدون تاريخ

عدد الأجزاء:٨

الفتاوى الهندية

المؤلف: لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي

الناشر: دار الفكر

الطبعة: الثانية، ١٣١٠ هـ

عدد الأجزاء: ٦

الدر المختار مع رد المحتار

المؤلف: ابن عابدين، مُحَمَّد أمين بن عمر الدمشقي الحنفي (المتوفى: ١٢٥٢هـ)

الناشر: دار الفكر-بيروت

الطبعة: الثانية، ١٤١٢هـ - ١٩٩٢م

عدد الأجزاء: ٦

قاموس الفقه

المؤلف: مولانا خالد سيف الله الرحمانى

الناشر: زمزم پبلشرز —كراتشى- باكستان

الطبعة: ٢٠٠٧م

عدد الأجزاء: ٥

زلزله ،استسقاء ،قنوت نازله اور نماز گرهن كے احكام

المؤلف: مفتى مُحَمَّد رضوان — حفظه الله تعالىٰ -

الناشر: اداره غفران —راول بندی- باکستان

الطبعة: ١٤٣٢هـ

عدد الأجزاء: ١

أخبار الزلزلة

المؤلف: حكيم الأمة شيخنا أشرف على التهانوى ؒ(المتوفى: ١٣٦٢هـ)

الناشر: مكتبة البشرى —كراتشي- باكستان

الطبعة: ١٤٣٣هـ

عدد الأجزاء: ١

The Science of Earthquakes

Author: Lisa Wald (July 2012)

Available online:

earthquake.usgs.gov/learn/kids/eqscience.phl

Earthquakes

Author: Kaye M. Shedlock & Louis C. Pakiser (1995)

Available online:

Pubs.usgs.gov/gip/earthq!

Protecting your family from Earthquakes

By: U.S. Geological Survey

Available online:

Earthquake.usgs.gov/regional/nca/prepare/index.phwww.usgs.go

v (United States Geological Survey)

www. roznama dunya .com

مؤلف کی دیگر کتب

القول الصواب فی مسائل "الکتاب"

یعنی مختصر القدوری میں مفتی بہا اقوال کی تعیین

اس کتاب میں "مختصر القدوری" کے تمام (اختلافی اور غیر اختلافی) مسائل میں مستدلات اور تخریجات کے ساتھ۔ مفتی بہ قول کی تعیین کی گئی ہے۔ یہ کام بفضلہ تعالی حضرات اکابر مد ظلھم کی رہنمائی اور سرپرستی میں انجام پایا ہے۔

مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی: ۰۳۳۴-۵۳۴۳۲۳۴

عام فہم میراث

نہایت ہی آسان طریقوں سے مسائل میراث کا حل سکھانے والی ایک منفرد کتاب، جس کے اندر ہر باب کے آخر میں مشقی سوالات مع حل کا مفید ذخیرہ بھی موجود ہے۔

مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور: ۰۴۲-۳۷۲۲۴۲۲۸

مزید الایمان (یعنی ایمان افروز مضامین)

علماء، خطباء اور دعوت دینے والے حضرات کیلیے انتہائی مفید اور مستند کتاب جس میں توحید، سیرت، آخرت (قبر، حشر، جنت، جہنم) اور دعوت و تبلیغ کی اہمیت سے متعلقہ آیات، احادیث، اشعار و تاریخی واقعات کا ایمان افروز مستند ذخیرہ موجود ہے۔

مطبوعہ مکتبہ صدیقیہ بیرون تبلیغی مرکز رائیونڈ: ۰۳۰۰-۱۳۴۸۵۴۵

نبوی اخلاق وآدابِ زندگی (اردو ترجمہ وشرح الأدب المفرد)

امام بخاریؒ کی معروف کتابِ حدیث "الأدب المفرد" کا آسان اردو ترجمہ وشرح

جس میں انفرادی اور عائلی (خاندانی) زندگی کو کامیاب بنانے کے نبوی مبارک طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ جو طلباء و مدرسین کے علاوہ ہر گھر و فرد کی ضرورت ہے۔

مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور:۰۴۲-۳۷۲۲۴۲۲۸

آپ نورانی قاعدہ کیسے پڑھیں اور پڑھائیں

اس رسالہ میں نورانی قاعدہ کی تختیوں کو پڑھانے کا ایسا آسان اور مشقی انداز بیان کیا گیا ہے، جو طلباء کیلیے بحمداللہ تعالی مفید ثابت ہوا ہے نیز طلباء میں پختہ استعداد جلد پیدا ہونے میں ممد و معاون ہے۔

مطبوعہ مکتبہ صدیقیہ بیرون تبلیغی مرکز رائیونڈ:۰۳۰۰-۱۳۴ ۸۵ ۴۵

جنتی مَرد

کتاب ہِذا مَردوں کے لیے "جنتی مَرد" بننے میں ایک بہتر معین اور موئثر ناصح ہے۔ اس کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ان اعمال کو(تخریج سمیت) جمع کیا گیا ہے جن کے اختیار کرنے سے آدمی کو جنت کا داخلہ نصیب ہوتا ہے۔ نیز کتاب کے آخر میں جذبۂ عمل کو مہمیز دینے کے لیے، نیک لوگوں کے شوقِ جنت کے واقعات اور فاسقوں کی توبہ کی حکایات بھی مستند ماٴخذ سے نقل کی گئی ہیں۔

مطبوعہ مکتبہ عمر بن خطاب ٹی چوک ملتان: ۰۳۰۱-۹۷۷۴۷۵

صلہ رحمی

-یعنی- رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک پر اجر وانعامات

اس کتابچہ میں والدین اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی اہمیت اور فضائل، نیز قطع رحمی(یعنی رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات توڑنے)کی شناعت اور

وعیدوں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے تاکہ ہر مسلمان کم وقت میں اس اہم وحساس ترین موضوع کا مطالعہ کر کے اپنیآخرت بنا سکے۔

مطبوعہ مکتبہ عمر بن خطاب ٹی چوک ملتان: ۰۳۰۱-۹۷۷۴۷۵

اردو ترجمہ "میزان الصَرف ومنشعب"

اردو ترجمہ "صَرف میر"

اردو ترجمہ "نَحو میر"

مندرجہ بالا سہ کتب ،مدارسِ عربیہ کے ابتدائی درجات میں شاملِ نصاب فارسی زبان کی تین مختصرکتب "میزان الصرف ومنشعب" ، "صَرف میر"اور "نَحو میر"کا عام فہم وبامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔

زیرِ طِباعت مکتبہ عمر بن خطابؓ ٹی چوک ملتان: ۰۳۰۲-۱۵۵۱۸۳۷

وسیلۃ الظفراردو شرح "نخبۃ الفِکر"

علم اصولِ حدیث میں حافظ ابن حجرؒ شافعی کے داخل در نصاب متن "نخبۃ الفِکر" کی مختصر اور جامع شرح، جو حلِ کتاب میں مفید ومعاون ہونے کےساتھ ساتھ موقع بموقع کتبِ مستندہ کی روشنی میں احناف کے اصولِ حدیث کی بھی راہنمائی کرتی ہے۔

زیرِ طِباعت مکتبہ عمر بن خطابؓ ٹی چوک ملتان: ۰۳۰۲-۱۵۵۱۸۳۷